یوم: شنبہ * ۳۰ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۶ امان ۱۳۳۴ھش * ۲۶ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۷۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۵ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے لاہور سے جو اطلاعات ارسال فرمائی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

لاہور ۲۴ مارچ سوا گیارہ بجے قبل دوپہر (بذریعہ فون) ۱۵-۱۱ بجے فون لاہور سے آیا ہے

"کل سفر اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے گذرا رستہ میں موڑ ٹھہرا کر حضور چند قدم ٹہلے بھی۔ عصر کے وقت کرنل الٰہی بخش نے معائنہ کیا اور معائنہ کے بعد کہا کہ طبیعت اچھی ہے۔ کل شام حضور کو کچھ کوفت محسوس ہوئی۔ شروع رات نیند اچھی آگئی مگر پھر نیند نہ آئی۔ جس کی وجہ سے صبح کچھ کمزوری محسوس ہوئی۔ کل بلڈ پریشر ۱۱۸ تھا۔ اور آج صبح بھی اتنا ہے۔"

لاہور ۲۵ مارچ ساڑھے دس بجے صبح (بذریعہ فون)

کل دوپہر کے وقت حضور کو کچھ ضعف محسوس ہوتا رہا ویسے عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ بعد عصر حضور کار میں سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے اور مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی میں گھاس کے لان پر شام تک تشریف فرما رہے اور چہل قدمی بھی کی۔ رات حضور کو نیند اچھی آگئی اور صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ـــــ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

برطانیہ ہانگ کانگ میں اپنی موجودہ حیثیت برقرار رکھیگا

لندن ۲۵ مارچ۔ برطانوی وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل نے کل دارالعوام میں اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ ہانگ کانگ پر قبضہ رکھنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ وہ پارلیمنٹ کے ایک رکن کے اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ کیا حکومت یالٹا کانفرنس کی خفیہ دستاویزات کی اشاعت کے بعد جن میں ہانگ کانگ کو واپس چین کے حوالے کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کرے گی؟ مسٹر چرچل نے کہا میری حکومت اس قسم کی کسی تجویز کو ہرگز منظور نہیں کرے گی۔ اور اس بات کے لئے بدستور کوشاں رہیگی کہ ہانگ کانگ میں اس کی موجودہ حیثیت برقرار رہے۔

روم ۲۵ مارچ۔ اٹلی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کل روم سے امریکہ اور کینڈا کے خیر سگالی کے دورے پر واشنگٹن روانہ ہو گئے

آسٹریا کے چانسلر کو ماسکو آنیکی دعوت

ماسکو ۲۵ مارچ۔ حکومت روس نے صلحنامہ پر گفتگو کرنے کے لئے آسٹریا کے چانسلر کو ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ یہ دعوت کل مولوٹوف کی طرف سے آسٹریا کے سفیر کی معرفت دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ کوئی دعوت نامہ جاری نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ صرف زبانی دعوت پر اکتفا کیا گیا ہے۔

مغربی جرمنی کے صدر نے توثیق کے کاغذات پر دستخط کر دیئے

بون ۲۵ مارچ۔ مغربی جرمنی کے صدر نے کل پیرس اور سار کے معاہدات کے کاغذات پر دستخط کر دیئے۔ جرمن پارلیمنٹ کے ایوان بالا کی منظوری کے بعد یہ کاغذات صدر کے پاس دستخطوں کے لئے بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے ان پر دستخط اس وقت تک ملتوی رکھے۔ جب تک کہ قانونی مشورہ حاصل نہ کر لیا۔ کیونکہ سوشلسٹ پارٹی نے معاہدات پیرس کی توثیق کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا نفاذ شروع کر رکھا ہے

صدر آئزن ہاور کے بیان کا خیر مقدم

لندن ۲۵ مارچ۔ صدر آئزن ہاور نے کل اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں چہار طاقتی کانفرنس کے امکان کے بارے میں جو بیان دیا ہے برطانیہ کے دفتر خارجہ نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا تھا کہ پیرس کے معاہدات کی توثیق کے بعد اعلیٰ پیمانے پر روس کے ساتھ گفت و شنید ممکن ہو سکتی ہے۔

فنلینڈ کا تیل بردار جہاز رومانیہ واپس جا رہا ہے

ہلسنکی ۲۵ مارچ۔ فنلینڈ کا "اروزا" نامی جہاز جو طیاروں کا تیل لے کر چین جا رہا تھا۔ اسکے مالکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ واپس آ کر تیل کو رومانیہ کی بندرگاہ میں اتار دے یاد رہے کہ کومنتانگ حکومت کی ناکہ بندی کے باعث جہاز کے لئے چین خاص تک پہنچنا ممکن نہیں ہو سکا ویسے بھی جہاز کے عملے نے کومنتانگ حکومت کی ناکہ بندی کو توڑنے سے انکار کر دیا تھا۔

گولڈ کوسٹ نے بھی شرکت کی دعوت منظور کر لی

جاکرتہ ۲۵ مارچ۔ انڈونیشیا میں افریقی اور ایشیائی ملکوں کی جو کانفرنس اگلے ماہ ہونے والی ہے۔ گولڈ کوسٹ نے بھی اس میں شرکت کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔ جن پچیس ملکوں کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی ان میں گولڈ کوسٹ آخری ملک ہے۔ جس نے دعوت نامہ کا جواب دیا ہے۔ اب وسطی افریقہ کی فیڈریشن کے سوا ہر ملک جسے شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ دعوت نامہ منظور کر چکا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۵ء

سفرِ یورپ

جیسا کہ احباب کو کل کے پرچہ سے معلوم ہو چکا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ دار الہجرت ربوہ مبارک سے کل مورخہ ۲۳ امان ۱۳۳۴ھ کو بوقت صبح نو بجے سفر یورپ کے ارادہ سے لاہور تشریف لے گئے اور توقع ہے کہ دو ایک روز تک لاہور سے مع الخیر روانہ ہو کر کراچی تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے یورپ کی جانب روانہ ہونگے

احباب کو یہ بھی علم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت ایک عرصہ سے خراب ہو رہی تھی۔ اور باوجود صحت کی خرابی کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعتی کام اسی طرح سرانجام دینے میں مصروف رہے جس طرح کہ تندرستی میں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ معمولی انسان تندرستی میں بھی اتنا کام نہیں کر سکتا۔ اور اتنا وقت مصروفیات میں نہیں گزار سکتا۔ جتنا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود خرابی صحت کے سرانجام دیتے ہیں۔ یہ واقعی ایک اعجاز ہے۔ اور اس کو ہم ہی نہیں۔ بلکہ تمام غیر از جماعت احباب بھی جن کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس دوران میں ملنے کا موقعہ نصیب ہوا ہے اس امر پر سخت حیران ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کس طرح یہ تمام بار اٹھا رہے ہیں

احباب اور ڈاکٹر ایک مدت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کرتے رہے۔ کہ حضور اپنی صحت کا خیال کریں۔ اور کم از کم یورپ کے ماہرین سے استفادہ فرمائیں چنانچہ گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر شوریٰ میں یہ تحریک پیش بھی کی گئی۔ اور تجویز پاس بھی ہو گئی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ضرور امریکہ یا یورپ اپنے مستقل علاج کے لئے تشریف لے جائیں۔ اور اگرچہ جماعت نے بحیثیت مجموعی اس تجویز پر صاد کیا۔ اور اظہار رضامندی ہی نہیں بلکہ اصرار بھی کیا۔ مگر حضور ایدہ اللہ التوا ہی فرماتے چلے گئے۔ حالانکہ آپ کی صحت نے خود آپ کو اچھی طرح محسوس کرا دیا تھا۔ کہ ضرور اپنے علاج کے لئے یہ اقدام کرنا چاہیئے۔ اس کی وضاحت خود حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس بیان سے ہوتی ہے۔ جو ضمیمہ الفضل مورخہ ۲۳ امان ۱۳۳۴ھ اور پھر الفضل ۲۴ امان ۱۳۳۴ھ میں شائع ہو چکا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"عزیزم شیخ ناصر احمد نے سوئٹزرلینڈ سے تار دی ہے کہ میں نے مین صورت میں یہاں کے ڈاکٹروں سے مشورہ کر لیا ہے۔ اور وہ یہی کہتے ہیں کہ وہ یہاں آ جائیں ہم علاج کر سکتے ہیں۔ اور یہاں ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہیں۔ قریباً اسی مفہوم کی تار انگلینڈ سے بھی آئی ہے۔ اس لئے میں نے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہر انسان جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا ہے۔ ان گھڑیوں میں جب میں یہ محسوس کرتا تھا کہ میرا دل ڈوبا کہ ڈوبا مجھے یہ غم نہیں تھا۔ کہ میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ مجھے یہ غم تھا کہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ اور مجھے یہ نظر آ رہا تھا کہ ابھی ہماری جماعت میں وہ آدمی پیدا نہیں ہوا۔ جو آپ کی نگرانی ایک باپ کی شکل میں کرے۔ میرا دماغ بوجھ نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ مگر اس وقت میں برابر یہ دعا کر رہا تھا کہ اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے۔ مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے۔ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے مامور نے بنائی تھی۔ وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے تسلی دلا دے۔ کہ ان کے یتیم کا میں انتظام کر دوں گا۔ تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں گی۔ مگر تو مجھ سے یہ کس طرح امید کر سکتا ہے۔ کہ یہ لاکھوں روحانی بچے جو تو نے مجھے دیئے ہیں۔ جن کے دشمن چپے چپے پر دنیا میں موجود ہیں۔ اور جن کو ختم کرنے کے لئے ہر وقت شیطانی نیزے اٹھ رہے ہیں۔ جب میرے بعد ان نیزوں کو اپنی چھاتی پر کھلانے والا کوئی نہیں رہے گا تو تو ہی بتا کہ میں اس بات کو کس طرح برداشت کر لوں۔ مجھے موت کا ڈر نہیں مجھے ان لوگوں کے یتیم ہو جانے کا ڈر ہے۔ جنہوں نے تیرے نام کو روشن کرنے کے لئے پچاس سال متواتر قربانیاں کیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دنیا نے ان کو کمائی سے محروم کر دیا تھا۔ پھر بھی وہ ہر اس آواز پر آگے بڑھے۔ جو تیرے نام کے روشن کرنے کے لئے میں نے اٹھائی تھی۔ اب اے میرے وفادار آقا! میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں۔ ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی۔ تو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بے وفائی نہ کیجیو۔ کہ یہ بات تیری شان کے شایاں نہیں۔ اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔ اے سب امینوں سے بڑے امین اس امانت میں خیانت نہ کیجیو۔ اور اس امانت کو پوری وفاداری سے سنبھال کر رکھیئو۔

ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں فکر مت کرو۔ لیکن میں اس امانت کا فکر کس طرح نہ کروں۔ جسے میں نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے سینہ میں چھپائے رکھا۔ اور ہر عزیز شے سے زیادہ عزیز سمجھا۔"

ہم نے یہ پورا پیراگراف شائع کر دیا ہے اس کا لفظ لفظ صداقت اور محبت اور فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کون ہے جو ان الفاظ کو پڑھے اور اس کی آنکھیں پُرنم نہ ہوں۔ جس کے دل میں سوز پیدا نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نہ اپنی بیماری کی فکر ہے۔ اور نہ موت کا خوف۔ مگر آپ کا دل جماعت کے لئے ڈوبا جاتا ہے۔ آپ کا دل نہیں چاہتا کہ آپ جماعت کے کاموں سے چند دنوں کے لئے بھی جدا ہوں ان کی سرانجام دہی سے ایک لمحہ بھی فارغ رہیں سچ تو یہ ہے کہ اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر بیماری کا اچانک حملہ نہ ہوتا اور قدرت انتباہ نہ کرتی۔ تو ہمیں یقین ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سفر یورپ کی تحریک کو اسی طرح ٹالتے چلے جاتے جس طرح کہ آپ ایک مدت سے ٹالتے چلے آئے ہیں۔

بالآخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سفر یورپ پر روانہ ہو چکے ہیں تجویز یہ تھی کہ حضور اپنے علاج کے لئے سفر فرمائیں۔ اسی تجویز کے مطابق طوعاً و کرہاً آپ سفر پر روانہ ہوئے ہیں۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کے جو حضور نے اپنے اسی بیان میں فرمائی ہے آخری الفاظ ملاحظہ کیجئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دعا فرماتے ہیں۔

"خدا کرے میرا یہ سفر صرف میرے لئے نہ ہو بلکہ اسلام کے لئے ہو۔ اور خدا کے دین کے لئے ہو۔ اور خدا کرے کہ میری عدم موجودگی میں تم غم نہ دیکھو۔ اور جب میں لوٹوں تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت میرے بھی ساتھ ہو۔ اور تمہارے بھی ساتھ ہو۔ اور ہم سب خدا کی گود میں ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس کھڑے ہوں"۔

حضور دعا فرماتے ہیں کہ "خدا کرے میرا یہ سفر اسلام کے لئے ہو اور خدا کے دین کے لئے ہو" یقیناً انشاء اللہ تعالیٰ حضور کی یہ دعا شرف قبولیت حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یورپ کی سرزمین آپ کے قدوم میمنت لزوم سے شرف حاصل کرے گی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جو اسلام کی تبلیغ کے مشن یورپ میں جاری فرمائے ہیں۔ ان کو آپ کے وجود باجود کی وجہ سے یقیناً چار چاند لگ جائیں گے۔ ان کی جڑیں۔ اور بھی مضبوط ہو جائیں گی۔ اور اہالیان یورپ اس عظیم الشان شخصیت کے قرب سے اور بھی سعادت اور بصیرت حاصل کریں گے۔ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد کامل صحت سے سرفراز فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور توفیق عطا کرے گا۔ کہ حضور ایدہ اللہ نہ صرف یورپ بلکہ افریقہ امریکہ اور جزائر اور تمام دنیا کے کونوں پر احمدیت کے اسلامی مراکز کو شرف بخشیں گے۔ اے خدا تعالیٰ ایسا ہی ہو۔ یہ ایک عظیم الشان اور نہایت مبارک سفر ہو گا۔ کیونکہ اس سے مشرق و مغرب میں اسلام کی دھاک بندھ جائیگی۔ اور اسلام کی ترقی کی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔

ذرا ٹھہریئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ ہمیں بھی نصائح فرمائی ہیں۔ اور ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی ہیں۔ اسلام کی کامیابی بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ بھی ذرائع ہی سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے فرستادگان کو جماعتیں اسی لئے عطا کرتا ہے۔ کہ اس کے کام جماعتوں ہی کے ذریعہ سرانجام پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے وقت کا ہر لمحہ جماعتی سدھار کے لئے صرف فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے وقت کا ہر لمحہ جماعتی [illegible] کے لئے صرف فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک مدت تک سفر سے ہچکچاتے رہے۔ تاکہ جماعت کے کاموں میں خلل پیدا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں فرمائیں۔

"خدا کرے میری عدم موجودگی میں تم غم نہ دیکھو"۔

کتنے پُرسوز الفاظ ہیں؛

اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم چوکس ہو جائیں اور تندہی سے اس کام میں لگ جائیں۔ جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ خدام الاحمدیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ عام ہیں کہ

"پس اے نوجوانو! اے خدام الاحمدیہ کے ممبرو! میری اس نصیحت کو یاد رکھو۔ عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے بیٹے کے واقعہ کو یاد رکھو۔ حدیث دجال کو یاد رکھو۔ اگر تم خدا کے لئے موت قبول کرو گے تو خدا تم کو ایسی زندگی دے گا۔ جسکو کوئی ختم نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تم کو سچا مومن اور سچا بندہ بننے کی توفیق دے"؛

خطبہ جمعہ ۱۲

روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے

مومن کبھی اپنی پچھلی قربانیوں سے مطمئن نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے ایمان کی زیادتی کے لئے قربانیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۴۵ء بمقام ڈلہوزی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
کسی قوم کی

ایک ہی قربانی

اس کے ہمیشہ کام نہیں آسکتی۔ ہم میں سے ہر ایک آدمی جانتا ہے۔ کہ دن میں ایک یا دو یا تین دفعہ کھانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسا بھی کسی کے ہاں رواج ہو۔ اگر انسان ہر روز کھانا نہ کھائے۔ تو اس کی وہ قوتیں جو تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا بدل پیدا نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اگر ایک انسان بیس سال تک ناک کان آنکھوں اور ہاتھ پیر سے کام لیتا رہے۔ اور بعد میں کچھ عرصہ کے لئے اپنے ان اعضا سے کام لینا چھوڑ دے۔ مثلاً کانوں میں روئی ٹھونس کر ان کو بند کر دے یا آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں بیکار کر دے۔ یا ایسے ہی دوسرے اعضا سے کام نہ لے۔ تو یہ دلیل اس کے ہرگز کام نہ آئے گی۔ کہ میں پہلے بیس سال ان اعضا سے کام لیتا رہا ہوں۔ اگر اب کام نہ لیا۔ تو کیا نقصان ہوگا۔ اگر وہ ان اعضا سے کام نہ لے گا۔ تو یقیناً کچھ دنوں کے بعد اس کی طاقتیں معطل ہو جائیں گی یہی حال روحانی طاقتوں کا ہوتا ہے۔ کئی نادان سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے

پہلے بہت سی قربانیاں کر دی ہیں

وہی ہمارے لئے کافی ہیں۔ ہمیں آئندہ کے لئے قربانیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ ہر روز کھانا کھاتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ کل پرسوں یا اترسوں کا کھایا ہوا کھانا ہمارے لئے کافی ہوگا۔ اور بغیر کسی کے کہنے کے

ہر روز کھانا کھا لیتے ہیں

سوائے بچوں کے کہ والدین ان کو کہہ کہہ کر کھانا کھلاتے ہیں۔ کہ کھانا کھا لو نہیں تو معدہ خراب ہو جائے گا۔ اور پانچ دس دن کی تاکید کے بعد وہ بھی اس نصیحت کے محتاج نہیں رہتے۔ تو ہر وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہے۔ جس طرح کل کا کھایا ہوا اس کے آج کام نہیں آسکتا۔ اسی طرح پچھلی قربانیاں انسان کو آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کرسکتیں بلکہ

روحانی زندگی

کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے۔ پھر قربانیاں بھی اوقات کے بدلنے کے ساتھ بدلتی چلی جاتی ہیں۔ ایک وقت مالی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسرے وقت جانی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ ہمیشہ ایک ہی قسم کی قربانی کی کسی قوم کو ضرورت رہے۔ پہلی قربانیاں اس موت سے بچانے کے لئے تھیں۔ جو گزشتہ زمانہ میں پیش آسکتی تھی اور آئندہ کی قربانیاں آئندہ کی ہلاکت سے بچنے کے لئے ہیں۔ جس نے دو سال پہلے کھانا کھایا تھا۔ اس نے اس کھانے سے اس فاقہ کی موت سے نجات حاصل کی تھی۔ جو دو سال پہلے آسکتی تھی۔ اس کھانے سے وہ دو سال بعد آنے والی موت سے نہیں بچ سکتا میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ مومن کبھی بھی اپنی پچھلی قربانیوں کی وجہ سے مطمئن نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنے ایمان کی زیادتی کے لئے

قربانیوں میں ترقی

کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک جان ایمان کی حالت میں عزرائیل کے سپرد نہ کر دی جائے۔ اس سے پہلے کسی شخص کا مطمئن ہو جانا حد درجے کی حماقت ہے۔ گورنمنٹ کے ٹیکسوں کے ادا کرنے میں کبھی ہمارے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ ہم نے پچھلے سال ٹیکس ادا کر دیا تھا۔ اس سال ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ساری عمر ٹیکس ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے معاملہ میں ہم یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ قربانی کر دی تو ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی۔

ہم پانچ وقتوں میں اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے ہیں۔ اور دنیا کے سامنے باواز بلند اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ

اللہ ہی سب سے بڑا ہے

لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اصل کام تو ہم نے کیا نہیں۔ کیا واقعہ میں کوئی جگہ ایسی ہے یا کوئی مقام ایسا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کو اکبر سمجھا جاتا ہے۔ اس دنیا میں مجھے تو کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آتی۔ کیا

ہمارے لئے شرم کی بات

نہیں کہ جب دنیا اللہ تعالیٰ سے بیگانہ ہے۔ اور جب دنیا کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی آواز کی کوئی بھی وقعت نہیں رہی۔ اس وقت ہم اپنے آرام کی فکر کریں۔ اور اس اہم کام کی طرف توجہ نہ کریں جو ہمارے سامنے ہے۔ ہم پانچ وقت دنیا کے سامنے ایک پروگرام پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہم

اللہ تعالیٰ کی ذات

کو اپنے نفسوں کے مقابل میں اپنی جائداد کے مقابل میں۔ اپنی اولادوں کے مقابل میں۔ اپنے مالوں کے مقابل میں کیا نسبت قائم کرتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنی اولادوں پر ترجیح دیتے ہیں اپنے مالوں پر ترجیح دیتے ہیں تو ہم یقیناً خوش قسمت ہیں۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے نفسوں پر اپنے مالوں پر۔ اپنی اولادوں پر ترجیح نہیں دیتے۔ تو

ہمارے جیسا بدقسمت

روئے زمین پر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور ہمیں اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر ۱/۳ حصہ سے زیادہ وصیت کرنے سے منع فرمایا ہے گویا ۲/۳ حصہ ہمارے لئے رکھا۔ اور ۱/۳ حصہ اپنے لئے۔ مگر کتنے ہیں جو اس حصہ کو بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری جماعت وہ ہے۔ جو یہ دعوےٰ کرتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ایک حد تک وہ اس دعوے کے مطابق عمل بھی کرتی ہے۔ لیکن ہماری جماعت میں سے بھی تھوڑے ہیں جو ۱/۳ حصہ کی قربانی کرتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ مشکل سے دس فیصدی ہوں گے۔ باقی لوگوں میں سے کچھ حصہ ایسا ہے۔ جو ۱/۱۰ اور ۱/۳ کے درمیان چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کچھ حصہ ایسا ہے۔ جو ۱/۱۰ کی بھی پورے طور پر قربانی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اپنا حصہ تھوڑا رکھا ہے۔ لیکن اس تھوڑے حصے کو بھی ادا کرنے میں بھی بعض لوگ کوتاہی کام لیتے ہیں۔ پھر اوپر کا حکم تو وصیت کے متعلق ہے۔ اپنی زندگی میں تو انسان

اپنی جائداد ساری کی ساری

بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں دے سکتا ہے جیسے حضرت ابوبکرؓ نے کیا۔ مگر لوگ بجائے اس کے کہ ۱/۳ حصہ کو ۱/۲ حصہ یا ۲/۳ حصہ کی طرف لے جائیں ۱/۱۰ حصہ کی قربانی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے اور اپنے اموال کو اپنے آرام و آسائش پر یا اپنی اولادوں یا دوسری ادنےٰ ادنےٰ ضروریات پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور

خدا تعالیٰ کے دین کے لئے

ان کے مالوں میں کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ جب ہماری جماعت میں سے بعض افراد کا یہ حال ہے۔ جو دن رات اللہ تعالیٰ کے نشانات کا مشاہدہ کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے مالوں میں سے ۱/۱۰ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو باقی قومیں جو اللہ تعالیٰ سے بالکل بیگانہ ہیں۔ ان کے متعلق خود ہی قیاس کر لو۔ کہ وہ کس قدر اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرتی ہوں گی۔ تو

اللہ اکبر کا خانہ خالی پڑا ہے

اور وہ کام جو ہم نے کرنا ہے بہت دور ہے پہلے دنیا میں اللہ اکبر کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر اشہد ان محمد رسول اللہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر حی علی الصلوٰۃ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر حی علی الفلاح کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر اقامت پر قد قامت الصلوٰۃ کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اقامت صلوٰۃ ہونے کے بعد دنیا

ایک نیا پروگرام

بناتی ہے۔ اور توحید کے حقیقی معنے سیکھتی ہے۔ صرف تکبیر بیان کرنے میں اور کامل توحید میں بہت بڑا فرق ہے۔ تکبیر سے صرف اللہ تعالےٰ کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن توحید کامل انسان کے تمام اعمال پر اثر انداز ہو کر اسے ادنیٰ مقام سے اعلیٰ مقام تک لے جاتی ہے۔ اور اس کی قوتوں میں ایک نئی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔

کامل توحید

کی آگے کئی شاخیں ہیں۔ لیکن جب تک دنیا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ پر قائم نہ ہو جائے۔ جب تک دنیا اشھد ان محمد رسول اللہ پر قائم نہ ہو جائے۔ جب تک حی علی الصلوٰۃ پر عمل نہ کیا جائے۔ جب تک حی علی الفلاح اپنی پوری شان نہ دکھاوے جب تک اسلام کے سارے احکام کا پورے طور پر قیام نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اقامت صلوٰۃ نہیں ہو سکتی۔ جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اقامت صلوٰۃ کے لئے پورے طور پر کوشش کرے۔ لیکن ہم تو ابھی تک

اللہ اکبر کا پروگرام

بھی پورا نہیں کر سکے۔ اگر ہم اسی جدوجہد پر ٹھہر جائیں۔ تو ہماری مثال اسی شیر گدوانے والے جیسی ہوگی۔ کہ جب اسے دو چار سوئیاں چبھتیں تو وہ کہتا اس عضو کو چھوڑ دو۔ آگے چلو۔ آخر گودنے والے نے سوئی رکھ دی اور کہا کہ اب تو شیر کا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ ہماری جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسے ابھی

قربانیوں کے میدان میں

صرف سوئیاں چبھنے لگی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ میں تمہارے پاس کوئی جنتر منتر لیکر نہیں آیا۔ کہ تمہیں بغیر کسی تکلیف کے کامیابی حاصل ہو جائے۔ بلکہ تمہیں وہ ساری قربانیاں کرنی ہوں گی۔ جو پہلی قوموں نے کیں۔ اور تمہارے لئے وہی رستہ مقدر ہے۔ جس پر پہلے انبیاءؑ کی جماعتیں تم سے پہلے چلیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضؓ سے فرمایا۔ کہ تم سے پہلے لوگوں کے سروں پر آرے رکھ کر ان کو چیر دیا گیا۔ لیکن وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور یہ

ادنیٰ بشاشتِ ایمان

ہے۔ جب ادنیٰ بشاشتِ ایمان یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی جان تک بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کرے تو اعلیٰ بشاشتِ ایمان کے متعلق اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا کیا قربانیاں کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

بہرحال ہمارے لئے ابھی ان ادنیٰ بشاشتِ ایمان والی قربانیوں کا کرنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جماعت ابھی اس قابل نہیں ہوئی۔ اس لئے ابھی جانی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

جس طرح بارش برستی ہے۔ اور بے تحاشا ہر طرف پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور کوئی آدمی اس پانی کے بہنے پر تعجب نہیں کرتا۔ اور اسے کوئی انوکھی چیز نہیں سمجھتا۔ اسی طرح ہمیں اپنے مال اور اپنی جانیں بے دریغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہانی پڑیں گی۔ اور

ہر وہ شخص

جو اس رستے پر چلنا نہیں چاہتا۔ اور کامیابی کو اسی راستہ سے حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ میں اسے بتا دیتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ وہ دشمن ہے احمدیت کا۔ وہ دشمن ہے احمدیت کی ترقیات کا۔ ہمارے لئے پہلی قوموں کی مثالیں موجود ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ رضؓ کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں

بے دریغ جان و مال کی قربانی

کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی بے دریغ قربانی کی۔ کرشنؑ اور زرتشتؑ کی جماعتوں کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی بے دریغ قربانی کی۔ ہمیں کوئی مثال ایسی نظر نہیں آتی۔ کہ

بغیر جانی و مالی قربانیوں کے

کسی قوم کو کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ ہماری جماعت کے سامنے ابھی جانی قربانی کا مطالبہ پیش نہیں کیا گیا۔ ہاں تحریک جدید میں وقف زندگی کا مطالبہ جماعت کے نوجوانوں کے سامنے پیش کیا گیا اور یہ

پہلا قدم

ہے۔ جو جانی قربانی کی طرف لے جانے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتداء میں چندے کے متعلق فرمایا۔ کہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ چندہ ضرور دے۔ خواہ تین ماہ میں ایک دھیلہ ہی دے۔ آہستہ آہستہ یہ مطالبہ ترقی کرتے کرتے ۱/۳ حصہ تک پہنچ گیا۔ جو لوگ موصی نہیں ہیں۔ اور اپنے اندر اخلاص رکھتے ہیں۔ ان کے تمام قسم کے چندے اگر ملا لئے جائیں۔ تو وہ ۱/۸ حصہ تک پہنچ جائیں گے۔ اور جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اگر ان کے سارے چندے جمع کر لئے جائیں۔ تو وہ ۳/۱۰ تک پہنچ جائیں گے۔ اور بعض کے ۱/۳ تک اور بعض انگلیوں پر گنے جانے والے ایسے بھی ہیں۔ جن کے تمام قسم کے چندے جمع کئے جائیں۔ تو وہ ۱/۲ یا ۱/۳ تک پہنچ جائیں گے۔

یہ مالی قربانی

تین ماہ میں ایک دھیلہ سے شروع ہو کر موجودہ حالت پر پہنچ گئی ہے۔ کیونکہ انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہوں گی۔ اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کر لیا ہے اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اسے اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے گا۔ لیکن جس شخص کے دل میں

آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض

پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی نیت کی خرابی کی وجہ سے یا اور کسی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ اور اس کی قربانیاں ضائع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اچھا بیج بویا جائے۔ اور وہ اچھا پھل نہ لائے۔ اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندے دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے۔ جو اس کے قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کر لے گیا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالےٰ کے حضور بہت توبہ استغفار کرنا چاہیئے۔ اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ اسے معاف فرمائے۔ اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔

مالی لحاظ سے تو جماعت کئی سال سے قربانیاں کرتی آرہی ہے۔ گو اعلیٰ معیار تک ابھی تک نہیں پہنچی۔ مگر

جانی قربانی کے لحاظ سے

ابھی ابتدا نہیں ہوئی۔ البتہ وقف زندگی کے مطالبہ کے ذریعہ بنیاد کا ایک نشان لگا دیا گیا ہے۔ جیسے بنیاد کھودتے وقت کسّی سے ٹھک لگایا جاتا ہے۔ پھر بنیاد کھودی جاتی ہے۔ جب بنیاد کی کھدائی ہو جاتی ہے۔ تو اس پر دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔ جب دیواریں بن جاتی ہیں۔ تو ان دیواروں پر چھتیں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کے بعد پلستر کیا جاتا ہے۔ دروازے اور کواڑ لگائے جاتے ہیں۔ تب کہیں جا کر مکان تیار ہوتا ہے۔ جس طرح مکان آہستہ آہستہ کچھ عرصہ کے بعد جا کر تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح جان دینے کی عمارت کے تیار ہونے میں کچھ دیر باقی ہے۔ کوئی عمارت بھی ایک دن میں تیار نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ لوگ جمع ہو کر آئیں۔ اور وہ کہیں۔ کہ اگر تم میں سے پانچ ہزار آدمی

اپنی گردنوں پر چھری پھیر لیں

تو ہم اسلام کو قبول کر لیں گے۔ بلکہ یہ قربانیاں آہستہ آہستہ دینی پڑیں گی۔ پہلے ایک دو۔ پھر آٹھ دس۔ پھر پندرہ بیس۔ اسی طرح آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آخر وہ دن آجاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ

اپنے بندوں کو غلبہ

عطا کرتا ہے۔ اور کفر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ اور یہ کام ایک لمبے عرصہ میں جا کر ہوتا ہے۔ آج دنیا میں اللہ تعالےٰ کی حالت بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے حضرت خلیفہ اول (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے

ایک استاد کا خواب

سنایا کرتے تھے۔ (گو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان سے پڑھتے تو نہیں تھے۔ لیکن آپ ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے روحانی باتیں کرتے رہتے تھے۔ اسی لئے ان کو استاد ہی کہتے تھے) انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں شہر سے باہر گیا ہوں۔ اور ایک کوڑھی شخص بھوپال سے باہر پل پر پڑا ہے۔ اس کا جسم نہایت گندا ہے۔ جسم پر مکھیاں بھنک رہی ہیں۔ آنکھوں سے اندھا ہے۔ دوسرے سب اعضاء شل ہیں۔ میں نے اس وجود سے پوچھا۔ تم کون ہو۔ اس نے کہا۔ میں اللہ میاں ہوں۔ یہ سن کر میرا جسم کانپ گیا۔ اور میں نے کہا۔ تم اللہ میاں کیسے ہو۔ تمہارا تو اپنا برا حال ہے۔ تم خود کوڑھی ہو۔ ہاتھ پاؤں ہلا نہیں سکتے۔ آنکھوں سے تم اندھے ہو۔ ہمارا خدا تو وہ ہے جو ان تمام عیوب سے پاک ہے۔ اس کی طاقتیں غیر محدود ہیں۔ تو اس وجود نے جواب دیا۔ کہ میں

بھوپال والوں کا اللہ ہوں

یعنی بھوپال والوں کے دلوں میں میرا تصور ایسا ہی ہے۔ اسی طرح آج اللہ تعالےٰ کی عظمت لوگوں کے دلوں میں باقی نہیں رہی اور حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ فقرہ اس وقت بالکل صادق آتا ہے۔ کہ اے خدا جس طرح تیری آسمان پر بادشاہت ہے۔ زمین پر بھی آوے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر نہیں۔ یا خدا تعالےٰ

کا قانون قدرت آسمان پر تو چلتا ہے۔ لیکن زمین پر نہیں چلتا۔ جس طرح خدا تعالےٰ کا قانون قدرت آسمان پر چلتا ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی چلتا ہے۔ دنیا میں دہریہ موجود ہیں لیکن وہ بھی اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ قوانین کے ماتحت چلتے ہیں۔ کوئی دہریہ یہ نہیں کرسکتا کہ زبان کی بجائے ماتھے سے چکھے یا ناک سے سونگھنے کی بجائے کسی اور عضو سے سونگھے۔ تو

خدا تعالےٰ کا قانون قدرت

تو ویسا ہی زمین پر ہے جیسا آسمان پر ہے اس فقرہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ زمین پر لوگوں کے دلوں میں تیری ویسی ہی عظمت قائم ہو جائے جیسی آسمان پر ہے۔ یہ مقصد ہر وقت جماعت کے سامنے رہنا چاہیئے۔ کہ ہم نے

خدا تعالےٰ کی بادشاہت

کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی عظمت کو تمام دنیا کے دلوں میں قائم کرنا ہے۔ اگر ساری دنیا نیک ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردنوں پر رکھ لے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالےٰ کی بادشاہت قائم ہو گئی۔ اور ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ورنہ دو چار لاکھ جماعت کی دو تین ارب سے کیا نسبت ہے۔ ایسی بھی تو نسبت نہیں جیسے آٹے میں نمک کی ہوتی ہے۔ ان کے اموال ان کی شان و شوکت اور ان کے رسوخ کے مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں

پس ہمارے دوستوں کو

اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے

اور آئندہ مزید مالی اور جانی قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم پر اپنا رحم اور فضل نازل فرمائے۔ ہماری دماغی طاقتوں میں ترقی دے۔ ہماری عقلوں کو تیز کرے۔ اور ہماری علمی حالت درست کرے۔ تاکہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔ جو ہمارے سامنے ہے آمین۔ اللّٰھم آمین

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۵۵ء)

زکوٰۃ

اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفس کرتی ہے

خدا حافظ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یورپ کو روانگی

ہمیں تیری فرقت گوارا نہیں ہے
مگر ہے گوارا کہ چارہ نہیں ہے

خدا کی حفاظت میں جاؤ کہ جس سے
کوئی بڑھ کے حافظ ہمارا نہیں ہے

چلی سُوئے مغرب ہے رحمت خدا کی
کہ مشرق کا اس میں اجارہ نہیں ہے

مسلمان۔ زمیں پر ہے نائب خدا کا
نیابت کی حد اور کنارا نہیں ہے

یہ مشرق یہ مغرب ہیں سارے ہمارے
فقط ایشیا ہی ہمارا نہیں ہے

وہ مغرب کہ صدیوں سے جس میں خدا نے
کوئی برگزیدہ اتارا نہیں ہے

چلا ہے وہاں پھر مسیحا کا وارث
خدا نے اُسے بھی لسارا نہیں ہے

شکائت تھی عیسائیوں کو خدا سے
کہ کیوں ابن مریم اتارا نہیں ہے

ہے احمدؐ ہی موعود اقوام عالم
کوئی اور مصلح تمہارا نہیں ہے

اسے مان لو گے تو پاؤ گے برکت
اطاعت میں اس کی خسارا نہیں ہے

چلا چاند اپنے ستاروں کو لے کر
مسافر کو منزل گوارا نہیں ہے

خدایا! محافظ ہے تو ہی سبھی کا
سوا تیرے کوئی سہارا نہیں ہے

ظفرؔ درد فرقت اٹھانا پڑیگا
یہ وہ درد ہے جس کا چارہ نہیں ہے

ظفر محمد (پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کی تعمیل میں

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی جدوجہد

مورخہ ۱۵/۳/۵۵ بروز منگل مغرب کی نماز کے بعد جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مکرم جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت مقامی منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم امیر صاحب نے حضور کا پیغام جماعت کے نام پڑھ کر سنایا۔ جس وقت پیغام کا آخری حصہ سنایا جا رہا تھا۔ تو اس وقت دوستوں پر ایک خاص رقت طاری تھی۔ اس کے بعد مکرم سید امجد علی شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جس وقت حضور نے خلافت کا کام سنبھالا اس وقت باہر کے ممالک میں کوئی مشن نہ تھا۔ یہ حضور کی برکت ہے کہ ہر جگہ تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں اسی طرح سے قادیان میں ہمارے دوست اب تک موجود ہیں۔ اور ربوہ کو آباد کیا ہے یہ سب حضور کی برکتوں سے ہوا ہے۔ اس وقت حضور باہر علاج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ حضور کو جلدی صحت ہو جائے گی۔ اور حضور کا یہ سفر اسلام کی ترقی کا موجب ہوگا۔ ہم سب کو حضور کے لئے خاص دعائیں کرنا چاہیئے۔

ان کے بعد مکرم شیخ ارشد علی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے جو وعدے کئے ہوئے ہیں۔ ان کو جلدی ادا کرنا چاہیئے۔ حضور کی ایک بتلائی ہوئی سکیم کو عملی رنگ میں پورا کرنا چاہیئے۔ حضور کی صحت کے لئے جو فنڈ کھولا گیا ہے اسمیں حسب توفیق سبکو حصہ لینا چاہیئے اور جلدی پورا کرنا چاہیئے۔

چھاؤنی کے احمدی احباب بھی اس جلسہ میں تشریف لائے تھے۔ اسی وقت دوستوں سے وعدہ لکھوانے شروع کر دیئے بعض دوستوں نے اسی وقت نقد ادا کر دیئے۔ اس چندہ کی وصولی کے لئے مکرم بابو فضل الدین صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ جو کہ نہ صرف چندہ وصول کر رہے ہیں۔ بلکہ ہر ایک حلقہ میں جا کر دوستوں کو تحریک بھی کر رہے ہیں۔ اس وقت قریباً ایک ہزار کے قریب نقد اور وعدہ جات ہو گئے۔ تحریک "امانت خاص" میں بھی روپیہ جمع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دردمندانہ دعا ہے کہ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے مہم

مہم اور ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

تحریک جدید کے بقایا دار اور ۳۱ مئی

یہ بات وضاحت سے بتا دی گئی ہے کہ انیس سالہ کتاب میں ان کا نام ہی آئے گا جنہوں نے انیس سال پورے اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔ اور ان کی وہ رقم بھی جو ہر سال ادا کی گئی ہو دکھائی جائے گی۔ کسی نہ کسی وجہ سے بعض احباب کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہے جس کی دفتر اطلاع دے چکا ہے۔ ممکن ہے کسی کو اطلاع نہ ملی ہو۔ اس لئے ایسے جو سمجھتے ہیں یا دل میں شبہ رکھتے ہیں کہ بعض سال نہیں دئیے۔ انہیں دفتر سے اپنا بقایا معلوم کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ اور جن کو اطلاع ہو چکی ہے وہ بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کرالیں اور دفتر کو جواب دیں۔ بقایا داران کے بقایا کا ہی انتظار ہے تا ان کے نام بھی درج فہرست ہو جائیں۔ چاہیئے کہ ۲۹ رمضان المبارک یا ۳۱ مئی تک بقائے ادا کر دیئے جائیں۔ ورنہ بقایا داران کے نام فہرست سے کٹ جائیں گے۔

پس قبل اس کے کہ نام کٹ جائیں احباب اپنے بقائے ۳۱ مئی تک ادا کرلیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

اجلاس ممبران سٹار ہوزری ورکس

جلسہ سالانہ کے ایام میں ڈائریکٹران سٹار ہوزری ورکس کا اجلاس ہوا تھا جس میں یہ طے پایا تھا کہ سٹار ہوزری ورکس کے حسابات آڈٹ کرانے اور انہیں سمیٹنے کی غرض سے جملہ ممبران کا ایک جنرل اجلاس مشاورت کے موقعہ پر منعقد کیا جائے۔ چنانچہ یہ اجلاس مؤرخہ ۷ اپریل کو بعد نماز عشاء دفتر جائیداد میں منعقد ہوگا جس کے لئے جملہ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس ربوہ (ناظم جائیداد)

دار القضاء کے اعلانات

(۱) سیٹھ خلیل الرحمٰن صاحب جہلمی نے درخواست دی ہے کہ مستری ناصر احمد صاحب وغیرہ (سابق کارکن کارخانہ جنرل ورکس قادیان) نے ۴۷ء کو -/۱۹۵ روپے کی لکڑی مجھ سے لی تھی ان سے یہ رقم دلائی جائے۔ مستری صاحب مذکور کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پندرہ یوم کے اندر اس کا جواب تحریری بھیج دیں۔ اور اپنے موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں نیز پیروی کے لئے ۲۳/۵/۵۵ء بوقت دس بجے صبح دفتر دار القضاء ربوہ میں پہنچ جائیں ورنہ قاعدہ کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا۔

قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان

(۲) سید سردار علی صاحب زیدی ساکن گجرات نے لکھا ہے کہ قریشی عبد المجید صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس ساکن کوچہ حکیم حسین اچھرہ لاہور نے مجھ سے یکصد روپے بطور قرضہ حسنہ لئے تھے۔ مگر اب تک ادا نہیں کئے ان سے دلوائے جائیں۔ قریشی صاحب موصوف کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دس یوم تک تحریری جواب دیں اور نیز اپنا موجودہ مکمل ایڈریس بھیج دیں اور پیروی کے لئے تاریخ ۲۰ اپریل ۵۵ء بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔

ناظم دار القضاء ربوہ پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے ایک تحریری مقابلے کا اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے کل پاکستان بنیاد پر ایک تحریری مقابلہ اس سال منعقد کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مضمون کا عنوان حسب ذیل ہے۔

"کمیونزم کا مقابلہ صرف مذہبی بنیادوں پر ہی کیا جا سکتا ہے"

اس مقابلہ میں صرف پاکستان کی مجالس خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کے ممبران شریک ہو سکتے ہیں۔ دو بہترین مضامین لکھنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔ بہترین مضامین لکھنے والی خاتون کے لئے سپیشل انعام مقرر کیا گیا ہے۔ مضمون کم از کم ۸۰۰ اور زیادہ سے زیادہ ۲۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے اور ۳۱ جولائی ۱۹۵۵ء تک ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳ کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک پہنچ جانا چاہیئے۔ مضامین کے انتخاب میں مجلس کراچی کا فیصلہ حتمی ہوگا۔ بہترین مضامین اخبارات میں شائع کروائے جائیں گے۔

نائب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

درخواستہائے دعاء

(۱) ملک عبد الرحمان صاحب بدین (سندھ) سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ملک ظہور احمد صاحب آج کل بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ اور برائے اپریشن میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

حاجی غلام حیدر باجوہ محلہ دار الصدر ربوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

دردمندانہ دعائیں اور صدقات

دھرم پورہ لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی خبر سنتے ہی ایک بکرا ذبح کیا گیا اور بعد میں آٹھ روپے مزید رقم غرباء میں تقسیم کی گئی۔ علاوہ ازیں غرباء میں آٹا بھی بطور صدقہ تقسیم کیا۔

اب پھر جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی تحریک پہ رقم اکٹھی کر کے ہفتہ وار پروگرام کے تحت ایک بکرا بتاریخ ۲۰ مارچ بعد نماز فجر ذبح کیا گیا اور اجتماعی دعا کے بعد گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔ اجتماعی دعائیں روزانہ کی جاتی ہیں۔

عبد العلی قریشی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دھرم پورہ
و زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دھرم پورہ لاہور

حلقہ دہلی دروازہ لاہور

حضرت اقدس کی علالت کی رنجدہ ناک خبر سنتے ہی اجتماعی دعا کی گئی اور حلقہ دہلی دروازہ نے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے اور غرباء میں تقسیم کئے۔ اکثر احباب نے نفلی روزے رکھ کر اپنے امام کی صحت کیلئے دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے عاجل و کامل اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر احمد علی احمدی پریذیڈنٹ حلقہ دہلی و موچی دروازہ بشمول رام گلی لاہور

تولیکی۔ کاموکی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے رقم جمع کر کے بطور صدقہ مقامی غرباء میں تقسیم کی گئی۔ اور کھانا پکا کر بھی صدقہ کے طور پر تقسیم کیا گیا۔ اور ہر جمعہ کے روز اجتماعی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کی جاتی ہے۔

نصر اللہ خاں سیکرٹری مال انجمن احمدیہ تولیکی و کاموکی ضلع گوجرانوالہ

احباب جماعت کی فوری توجہ کیلئے

"الفضل" کی ابتداء جون ۱۹۱۳ء میں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی اور خود حضور نے ہی کچھ عرصہ اس کی ایڈیٹری فرمائی۔ (الفضل پہلے ہفتہ وار پھر ہفتہ میں دو بار۔ پھر روزانہ ہوا۔ اس طرح ہر سال ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا ۱۹۴۷ء تک پہنچا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء اور پھر ۱۹۵۳ء میں الفضل کو آزمائش کی جن کٹھن گھڑیوں میں سے گذرنا پڑا وہ ایک تکلیف دہ یاد ہے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے شروع سے الفضل اپنے مرکز ربوہ سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب کو جو دیرینہ شکایت تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ صحت کی خبر انہیں نہیں پہنچتی وہ بھی دور ہو گئی ہے۔

مگر یہ امر قابل افسوس ہے کہ لاکھوں افراد کی جماعت کے اخبار کی اشاعت اتنی محدود ہو۔ حالانکہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایک بڑی تعداد ایسے آسودہ حال احباب کی ہے جو نہ صرف خود اخبار خرید سکتے ہیں بلکہ دوسرے مستحقین کے لئے پرچے جاری کرا سکتے ہیں۔

پس میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خود الفضل خریدیں اور دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔ جو روزانہ پرچہ جاری نہ کرا سکیں وہ خطبہ نمبر جاری کرائیں۔ صدران جماعت مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور جاری کرائیں۔ اگر کوئی خود پرچہ نہ خرید سکے تو جماعتی طور پر منگوایا جائے۔ چھوٹی جماعتیں روزانہ پرچہ نہ خرید سکیں تو خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔

مینجر صاحب الفضل اعلان کر چکے ہیں کہ اگر پانصد نئے خریدار پیدا ہو جائیں تو خطبہ نمبر بجائے آٹھ صفحات کے بارہ صفحات کا کر دیا جائے گا اور قیمت میں کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ امراء و صدران جماعت و مبلغین اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

اس اعلان کے بعد جو احباب بصورت خریداری اعانت الفضل کی مدد فرمائیں اس سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

حکومت پاکستان کی طرف سے حج کے متعلق ضروری اعلان

کے مطابق ۳۱ مارچ ۵۵ء سے حج بکنگ آفس کراچی میں درخواستیں وصول کی جائیں گی۔ بہتر ہوگا کہ درخواستیں رجسٹرڈ اکنالجمنٹ کے طریقہ پر بھیجی جائیں۔ قریب ترین کسی مستند حج بکنگ ایجنسی سے مفصل معلومات حاصل کر کے ذی استطاعت احباب اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پیرامونٹ ہیرآئیل، گرتے بالوں کو روکتا ہے ملنے کا پتہ:۔ پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

SHINO

شائنو بوٹ پالش

پاکستانی مصنوعات میں

اعلےٰ درجہ کے بوٹ پالش کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہم نے سائینٹیفک اصول پر تیار کردہ معیاری بوٹ پالش "شائنو" کے تجارتی نام سے مارکیٹ میں پیش کیا ہے۔ شائنو بوٹ پالش آپ کے جوتے کی حفاظت اور نفاست کا ضامن اور صحیح معنوں میں کم خرچ اور بالانشین کا مصداق ہے۔ تھوک کے بیوپاریوں کے لئے خاص رعایت اور ہر بڑے شہر کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تاجر صاحبان متوجہ ہوں

ویسٹ لینڈ کمپنی، ۲ میکلوڈ روڈ لاہور

(سول ڈسٹری بیوٹرز برائے پنجاب و صوبہ سرحد)

شفا نہ ہونے پر قیمت واپس ہوگی

رحمت پلز جملہ امراض مردانہ۔ مادہ حیوانیہ کی کمی۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری۔ تبخیر غذا کا ہضم نہ ہونا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا وغیرہ امراض کو رفع کرنے اور قدرتی صحت کو بحال کرنے کے لئے اکسیر ہیں۔ مکمل کورس ۲/۸ روپے

سفوف رحمت جس میں کسی کشتہ کی ملاوٹ نہیں۔ صرف امراض مردانہ کو رفع کرتا ہے۔ بشرطیکہ بھوک لگتی ہو۔ صرف ۲۱ روز کے استعمال پر تمام عمر اپنے پہ ناز رہے گا۔ قیمت ۵/۴ روپے۔

سرمہ رحمت رنگت میں سبز ہے اور جملہ امراض چشم کو رفع کرنے خاص طور پر دکھتی آنکھ میں صرف دو دفعہ لگانا ہی کافی ہے لگتا ضرور ہے۔ قیمت فی تولہ ۲/۴ روپے

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان میں شفاء رکھ کر میری اعانت فرمائی ہے جس کا میں تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ الا ماشاء اللہ کوئی مریض شفایاب نہ ہو تو اطلاع دیں۔ تا کہ قیمت واپس کر سکوں بشکور رہوں گا۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ہے

تیار کردہ:۔ **دواخانہ رحمت** ربوہ ضلع جھنگ

فینسی زیورات

مقامی اور بیرونی احباب سونا چاندی کے فینسی زیورات حسب منشاء عین وقت پر تیار کرانے کے لئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بیشمار خوشنودی کے سرٹیفکیٹوں میں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں

(۱) جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم۔بی۔ بی۔ ایس لاہور

(۲) جناب محمد علی صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخاں۔ (۳) ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پھیریاسندھ

المشتہر **عزیز الدین احمد اینڈ سنز**

احمدی زرگران اندرون موچی گیٹ، چوک نواب صاحب لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

ہر صاحب استطاعت کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھے

خالص سونے کے زیورات، چاندی کے ظروف، کپس و شیلڈ کیلئے غنی سنز جیولرز انار کلی لاہور تشریف لائیں!

اکسیر حافظہ

دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے مفرح قلب ہے اور اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے۔ حرارت عزیزی کو بڑھاتی ہے۔ جملہ دماغی کام کرنے والوں خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنے والوں کیلئے بے بدل اور کثیر المنافع بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے قیمت فی بوتل دو ہفتہ ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔

ڈاکٹر محمد نور الٰہی چنیوٹ

صداقت احمدیت کے متعلق تمام جہان کو چیلنج معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات۔ اردو یا انگریزی میں

مفت کارڈ آنے پر

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خارش کا شرطیہ علاج

قیمت فی پیکٹ صرف دس آنے

(۲) حب طاقت فی درجن ۸ آنے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ حکیم عبدالعزیز دواخانہ طب جدید چک چیمہ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

"شفا لیکوریا"

لیکوریا کے شافی علاج کیلئے شفا لیکوریا پندرہ روز کا مکمل کورس استعمال کیجئے

قیمت مکمل کورس -/۱۵ علاوہ ڈاک خرچ

سعید دواخانہ 3262 لوہاری گیٹ لاہور

تحسین منجن

دانتوں اور مسوڑھوں کا بہترین علاج۔ نیز خون اور پیپ کے بہنے کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۶/ بڑی شیشی ۱۲/۔ فی تولہ ۴ آنے

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ** ضلع جھنگ

براہ مہربانی ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

منیجر الفضل

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

پاکستان کے غیر مستحکم حالات امریکی امداد پر اثر انداز ہوں گے

لاہور ۲۵ مارچ - امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر سید امجد علی نے جو لاہور کے مختصر دورے پر آئے ہوئے ہیں ۔ کل یہاں کہا کہ اگر پاکستان میں سیاسی اور معاشی حالات اسی طرح غیر مستحکم رہے تو اس کا اس فوجی اور مالی امداد پر اثر پڑے گا جو امریکہ پاکستان کو دے رہا ہے -

مسٹر امجد علی نے یہ بیان کل شام ایک دعوت میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے دیا۔ یہ دعوت پنجاب اسمبلی کے ارکان کی جانب سے امریکی سفیر مسٹر ہوریس اے ہلڈرتھ کو دی گئی تھی ۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان سے متعلق امریکی اخبارات میں جو تنقید کی جا رہی ہے وہ غلط نہیں ہے انہوں نے دریافت کیا کہ کیا یہ صحیح نہیں کہ ہماری مالی حالت کمزور ہے۔ اور سیاسی طور پر ہم پراگندہ حالت میں ہیں۔

مسٹر امجد علی نے کہا کہ جنوب مشرقی ایشیاء میں امریکہ بھارت کو پاکستان پر ترجیح دے رہا ہے۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ بھارت ۳۵ کروڑ اشخاص کو کمیونزم کے چنگل سے بچا رہا ہے اور پاکستان میں یہ کام صرف آٹھ کروڑ اشخاص کیلئے کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مقصد میں پاکستان کے مقابلہ میں بھارت سے امریکہ کے زیادہ تعلقات اور مفادات وابستہ ہیں -

پاکستان کو آسٹریلیا کی امداد

سڈنی ۲۵ مارچ - آسٹریلیا نے کولمبو پلان کے تحت پاکستان کو فورڈیزل انجن دیئے ہیں (پ)

دعائے مغفرت

میرے بھائی ڈاکٹر سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فورٹ سنڈیمن (بلوچستان) کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ فالج وفات پا گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو آغوش رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - وہاں پر تین چار احمدی ہیں۔ براہ کرم نماز جنازہ غائب پڑھ کر ممنون فرمائیں۔

سردار مصباح الدین چنیوٹ

ترکی ایران کا جنگی سامان لوٹا دیگا

انقرہ ۲۵ مارچ - حکومت ترکیہ نے ایران کا وہ جنگی سامان واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ۱۹۴۷ء میں ترکیہ میں پناہ گزین ہونے والے ایک ایرانی بریگیڈ سے لے لیا گیا تھا۔ یہ سامان اس وقت سے زیر نگرانی پڑا ہے ترکیہ کے اس فیصلہ سے ایران کے اس فوجی مشن کو آگاہ کر دیا گیا ہے جو یہاں آیا ہوا ہے۔

لبنان، شام اور ترکیہ میں مصالحت کرانیکی کوشش کرے گا

بیروت ۲۵ مارچ - حکومت لبنان نے اپنے اس ارادے کا اعلان کیا ہے کہ وہ شام و ترکیہ کی اس منافقت کو دور کرانے کی کوشش کرے گی جو ترک۔ عراقی معاہدے اور مصر و شام و سعودی عرب کے معاہدے کے باعث پیدا ہو چکی ہے ۔

یہ کشیدگی پچھلے ہفتے بہت بڑھ گئی تھی جبکہ ترکیہ نے ترکی کے متعلق شام کے بدلے ہوئے رویے کے الزام کا جواب وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا - شامی وزیر خارجہ خالد العظم امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس، پاکستان - بھارت اور بلجیم کے سفارتی نمائندوں کو اپنے نظریات سے آگاہ کر چکے ہیں -

حکومت لبنان نے اعلان کیا ہے کہ دونوں ملکوں کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات کی بنا پر انہیں متذکرہ تنازع سے بہت زیادہ تشویش لاحق ہے چنانچہ انقرہ میں لبنانی سفیر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ صورت حال کو سدھارنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے -

(م) کل وزیر خارجہ مسٹر کیسی نے پاکستان کے قائمقام ہائی کمشنر ممتاز علوی کو یہ انجن دے دیئے ..

راولپنڈی سازش کیس کے اسیر ضمانتوں پر رہائی کے بعد

دوبارہ گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۲۵ مارچ ۔ لاہور ہائی کورٹ کے آنریبل جسٹس شبیر احمد نے کل بعد دوپہر راولپنڈی سازش کیس کے آٹھ اسیروں کی ضمانت کی درخواستیں منظور کرتے ہوئے انہیں مختلف رقوم کی ضمانتوں پر رہا کرنے کا حکم صادر کیا ہے ۔ ان اسیروں کی حبس بے جا کی درخواستوں کی سماعت ۲۸ مارچ کو ہوگی ۔ ان اسیروں کی طرف سے ہائی کورٹ میں حبس بے جا کی اس مضمون کی درخواستیں پیش ہیں۔ کہ مولوی تمیز الدین کے مقدمہ کے سلسلہ میں فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے پیش نظر ان کی نظربندی غیر قانونی ہے ۔ کیونکہ راولپنڈی سازش سپیشل ٹربیونل ایکٹ مجریہ ۱۹۵۱ء کے لئے گورنر جنرل کی منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی ۔ ایک اطلاع کے مطابق ہائی کورٹ کے اس حکم کی تعمیل میں لاہور ۔ منٹگمری اور ملتان کی جیلوں سے کل متذکرہ آٹھ اسیروں کو رہا کر دیا گیا ۔ لیکن انہیں تین چار گھنٹے بعد ملک کے تحفظ کے مفاد میں ۱۹۴۴ء کے ایک آرڈیننس موسومہ "Restriction and Detention Ordinance 1944" کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۵ مارچ ۔ کل کم سے کم درجہ حرارت ۶۵ء۱ اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۸۷ء۱ تھا ۔

۲۵ مارچ غروب آفتاب کا وقت شام کو ۶ بج کر ۱۸ منٹ ۲۶ مارچ کو طلوع آفتاب کا صبح ۵ بج کر ۵۹ منٹ ۔

درخواست دعا

میرے بھانجے عزیزم عبدالرشید طارق (مغل پورہ لاہور) نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے ۔ احباب جماعت اسکی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(محمد عبداللطیف دفتر الفضل ربوہ)

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۱۰ تا -/۱۲ شکر -/۱۱ تا -/۸/۱۲ روپے
چینی دیسی -/۲۰ تا -/۳۲ تیل توریہ ۳۹/۸/-
تا -/۳۹ تیل بنولہ -/۸/۲۴ تا -/۳۴ روپے
تیل ناریل -/۱۲۲ تیل تلی -/۷۰ سرخ مرچ
-/۳۵ تا -/۴۰ کالی مرچ -/۳۴ الائچی دودہ -/۲۹۵
لونگ -/۹۴ الائچی خورد -/۴۵ ہلدی -/۶۸
تا -/۷۲ نمک ۲/۴ تا -/۸/۲ دیسی گھی ۸/۱۵۷
تا -/۱۶۰ تا -/۱۶۵ بناسپتی گھی -/۳۴ تا -/۳۶
سیاہ ماش ثابت -/۱۲ تا ۱۲/۸/- سبز -/۱۳ تا
-/۱۴ مونگ ثابت -/۹ تا -/۱۰ مسور ثابت
-/۱۱ تا ۱۱/۴ چنے ۶/۱۲/- کابلی چنے -/۹ تا -/۱۲
گندم ۱۱/۴ آٹا ۱۱/۱۲ دیسی صابن -/۳۴ تا
-/۳۸ باجرہ ۸/۱۲ توریہ -/۱۴ تا -/۱۵ کھل توریہ
۲/۱۰ تا -/۳/۴
صرافہ۔ سونا -/۱۰۴ تا -/۱۰۵ پونڈ -/۶۵
چاندی ٹکسالی -/۱۳۴ چاندی ۱۵۲/۸ تا -/۱۵۹
خشک میوہ بادام -/۵۰ تا -/۷۰ سوگی -/۴۰ تا -/۵۰
چھوہارا -/۲۰ تا -/۲۵ کھوپرا -/۱۲۷ پستہ -/۲۴۰
تا -/۲۴۵ گری بادام -/۲۵۰ تا -/۲۵۵

ایس۔ ایم شفیع کمرشل رپورٹر پریم گلی نمبر ۸ لاہور

نیوزی لینڈ کی ٹیم پاکستان آئے گی

لاہور ۲۵ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ نے نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیم کو آئندہ موسم سرما میں پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے ۔ خیال ہے کہ یہ دعوت منظور کر لی جائے گی ۔ اور مجوزہ پروگرام کے مطابق نیوزی لینڈ کی ٹیم اکتوبر یا نومبر ۱۹۵۵ء میں پاکستان آئیگی ۔ اس دورہ میں پانچ ٹسٹ میچ کھیلے جائیں گے ۔

گورنر جنرل لاہور میں

لاہور ۲۵ مارچ ۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کل ہوائی جہاز سے لاہور پہنچے ۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی علیل والدہ کی عیادت کے لئے لاہور آئے ہیں ۔ پروگرام کے مطابق آپ آج بعد دوپہر واپس کراچی چلے جائیں گے ۔

موتی سرمہ

خارش - ککرے - جالا - پھولا - پڑبال
دھند - غبار - پلکیں گرنے کے لئے
اکسیر ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ
نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

"الفضل" کے "خطبہ نمبر" کی قیمت صرف پانچ روپے سالانہ ہے - اس نعمت سے محروم نہ رہیں !

مینجر روزنامہ الفضل

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں — فی شیشی -/۲ روپے، مکمل کورس -/۲۵ روپے — دواخانہ نور الدین، جودھامل بلڈنگ لاہور